یکم مارچ،2012

دشواریوں کے باوجود پاکستان میں معاشی نمو کے وسیع امکانات موجود ہیں، جناب یاسین انور

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جناب یاسین انور نے کہا ہے کہ پاکستان میں معاشی نمو کے وسیع امکانات موجود ہیں۔انہوں نے کہا کہ میں ذاتی طور پر ملک کے مستقبل کے بارے میں بہت پرامید ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہمارے معاشی منتظمین ملکی معیشت کو استحکام اور خوشحالی کے راستے پر گامزن کریں گے۔

آج لاہور میں مینجمنٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان (MAP) کے زیر اہتمام ایک سیمینار میں پاکستان کی معاشی صورتحال کے موضوع پر اپنے کلیدی خطاب میں انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہماری معیشت کی صلاحیت لاثانی ہے، ہم نے دو بڑے سیلابوں، ایک تباہ کن زلزلے، ایک سرحد پر جنگ اور توازن ادائیگی کے بحران کا کامیابی کے ساتھ سامنا کیا اور یہ سب کسی قسم کی انتہائی گرانی (hyperinflation)، بینکوں سے رقوم نکلوائے جانے کے رجحان (run on bank deposits) یا شدید کساد بازاری کے بغیر گذشتہ ایک عشرے میں ہوا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں معاشی نمو کے وسیع امکانات موجود ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کی معیشت گو کہ آزمائشی دور سے گزر رہی ہے، لیکن ہمیں جس چیلنج کا سامنا ہے اسے بمشکل خطرناک قرار دیا جاسکتا ہے۔میری رائے میں ہمارے دہرے خسارے (twin deficits) اس وقت سب سے اہم چیلنج ہیں۔اس کے باوجود مسئلہ حجم کا نہیں بلکہ صورتحال کا ہے۔انہوں نے کہا کہ مغرب کی معیشتوں کو درپیش مشکلات کے برعکس ہمیں یہ معلوم ہے کہ ہمیں کیا کرنے کی ضرورت ہے۔اس ضمن میں ہم انتہائی خوش قسمت ہیں۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے کیا مسائل ہیں۔دیگر ممالک کے برعکس ہمارے مسائل کا حل واضح ہے۔ان کے حل کے لئے موجودہ دلچسپ اور دشوار وقت میں اصلاحات کے لئے پختہ عزم درکار ہے۔

انہوں نے کہا کہ مالیاتی خسارے کے باوجود ملک کے قرضے کا جی ڈی پی میں تناسب (country's debt to GDP ratio) نمایاں طور پر نہیں بڑھا ہے، درحقیقت یہ گذشتہ تین برسوں کے دوران کم ہوا ہے۔اسے اگر درست تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان کا قرض۔جی ڈی پی تناسب بیشتر یورپی ملکوں کی نسبت نصف اور جاپان کی نسبت ایک تہائی ہے۔انہوں نے کہا کہ ملک کا بیشتر قرضہ روپے میں ہے اور بیرونی قرضے کی نوعیت طویل المدتی ہے۔اس لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ اس بات کا قطعی امکان نہیں کہ پاکستان مستقبل قریب میں قرضے سے متعلق یونان جیسے بحران کا سامنا کرے گا۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ مالی سال 12 کے ابتدائی حصے میں سندھ میں سیلاب کے بعد دیکھی جانے والی بحالی کی رفتار سے بھی معیشت کی لچکداری کی نشاندہی ہوتی ہے۔خوراک کی رسد میں بہتری سے پہلے ہی اشیائے خوراک کی گرانی پر اثرات مرتب ہوئے ہیں جو مسلسل کم ہو رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ خصوصاً معاشرے کے کم آمدنی والے طبقے کے لئے ایک اچھی خبر ہے، جو آمدنی کا تقریباً نصف حصہ خوراک پر خرچ کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ گرانی (ہیڈ لائن انفلیشن) دو برسوں میں پہلی مرتبہ 10 فیصد کی سطح سے نیچے آئی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اس سال ہماری ٹیکسٹائل اور شوگر ملوں کی اچھی کارکردگی متوقع ہے۔ترسیلات زر میں اضافے، بڑھتی ہوئی آبادی اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں کے آغاز سے ملنے والے سہارے سے تعمیراتی سرگرمی بھی بڑھی ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ توانائی کے مسائل کی وجہ سے ریئل سیکٹر میں نمو نمایاں طور پر محدود رہی، تاہم حکومت توانائی کی صورتحال سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس مسئلے کے حل کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ڈیٹ سواپ (debt swap) اس سمت میں ایک قدم ہے جو حال ہی میں توانائی کے شعبے کی کمپنیوں کے لئے سیالیت (لیکویڈیٹی)، بجلی کی پیداوار بڑھانے اور انرجی سیکٹر میں سرکلر ڈیٹ کی سطح کم کرنے کے لئے کیا گیا۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ تمام اسٹیک ہولڈرز ان دشواریوں سے آگاہ ہیں جو اس وقت معیشت کو درپیش ہیں اور اس سلسلے میں انتہائی واضح انداز میں

غور وخوض کیا گیا ہے۔ معاشی نمو پر بہت زیادہ اثر ڈالے بغیر خسارے کو قابو میں رکھنے میں مدد کے لئے اسٹیٹ بینک نے مالیاتی مارکیٹوں، پرائمری اور سیکنڈری دونوں، کو وسیع تر بنانے کے لئے اقدامات تیز کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے پاکستان میں قرضہ مارکیٹوں کی ترقی کے لئے سیکیورٹیز اینڈ ایکس چینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) کے ساتھ ملکر پیش رفت کی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اس سے کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری کے معیشت پر منفی اثرات کم کرنے کی جانب نمایاں پیش رفت ہوگی۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ ہم کارپوریٹ ڈیٹ مارکیٹ کی ترقی کے لئے بھی کام کر رہے ہیں جس سے سیکنڈری مارکیٹ کو تقویت ملے گی اور یوں سرکلر ڈیٹ کے طویل المدتی حل کے لئے وافر سیالیت (لیکویڈیٹی) مہیا ہوسکے گی۔ ادارہ جاتی اور انفرادی دونوں سرمایہ کاروں پر مشتمل مارکیٹ میں وسعت و بہتری کے سبب اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور کمرشل بینکوں سے حکومتی قرض گیری بھی کم ہوسکے گی اور فطری طور پر مانیٹری پالیسی گرانی کو قابو میں رکھنے میں مزید موثر ہوجائے گی۔

انہوں نے کہا کہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے، زراعت اور ہاؤسنگ فائنانس نمو کے لئے انجن کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارا بینکاری نظام اس وقت ان شعبوں کے لئے اپنا کلیدی کردار مکمل طور پر ادا نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم مالکاری میں سہولت کے لئے کارپوریٹ ڈیٹ مارکیٹ کی ترقی کے لئے کام کر رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر نے کہا کہ جاری کھاتے (کرنٹ اکاؤنٹ) کی مالکاری اس سال ایک چیلنج رہے گی۔ مالی سال 07 میں 8.7 بلین ڈالر کی انتہائی سطح پر پہنچنے کے بعد نیٹ فائنانشل انفلوز کم ہوکر مالی سال 11 میں صرف 1.9 بلین ڈالر تک آگئے۔ اس صورتحال میں بہتری کے لئے مرکزی بینک نے ترکی اور چین کے ساتھ کرنسی سواپ (currency swap) ایگریمنٹس کئے تاکہ ترقی یافتہ دنیا میں کسی منفی پیش رفت سے ہمارے بیرونی حسابات (ایکسٹرنل اکاؤنٹس) اور ذخائر (ریزروز) پر پڑنے والے دباؤ کو کم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ دیگر ملکوں کے ساتھ بھی ایسے معاہدے پائپ لائن میں ہیں جن سے ہمارے بیرونی حسابات پر دباؤ میں کمی آسکے گی۔

انہوں نے کہا کہ کرنسی سواپس کے علاوہ دنیا میں سب سے بڑے بینک انڈسٹریل کمرشل بینک آف چائنا (ICBC) نے 2011 میں کراچی اور اسلام آباد میں اپنے شاخیں کھولی۔ جلد ہی میں پاکستان میں ایک اور غیر ملکی بینک کے داخلے کا اعلان کروں گا جس سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سمت میں ہم واضح انداز میں بہت پر امید ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ ہماری ریزرو مینجمنٹ پالیسیاں شفاف ہیں اور آئی ایم ایف کو 400 ملین ڈالر کی حالیہ ادائیگی جیسا کہ ہم نے اپنے قرضوں کی ادائیگی شروع کی ہے، کے باوجود مرکزی بینک نے اب تک ریزروز پر کوئی نمایاں دباؤ محسوس نہیں کیا ہے۔ زرمبادلہ کی مارکیٹ نے اس بڑی منتقلی (آؤٹ فلو) پر منفی ردعمل ظاہر نہیں کیا جس سے اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں اور طریقوں پر مارکیٹ کے اعتماد کی عکاسی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے کامیابی کے ساتھ مارکیٹ کی توقعات کو معتدل رکھا اور ایکس چینج ریٹ میں کوئی غیر معمولی اتار چڑھاؤ نہیں آنے دیا۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک روپے پر قیاس آرائی سے پیدا ہونے والے دباؤ (speculative pressures) کی روک تھام کرتے ہوئے شرح مبادلہ (ایکس چینج ریٹ) میں غیر معمولی عدم استحکام کو قابو میں رکھنے کے لئے پرعزم ہے تاکہ ملکی صنعت کے لئے مستحکم شرح مبادلہ کا ماحول فراہم کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ قانونی ذرائع سے ترسیلات زر (ریمیٹنسز) بھیجنے کی حوصلہ افزائی کے بھی مثبت نتائج برآمد ہوئے ہیں اور ترسیلات زر گذشتہ چند برسوں کے دوران نمایاں طور پر بڑھی ہیں اور ان سے بیرونی حسابات کو سہارا ملا ہے۔

[.☆☆☆]